ماہ محرم کا تعارف اور اس کی ایک بدعت

تحریر: جناب شیر خان جمیل احمد عمری برمنگھم برطانیہ

اسلامی مہینوں کا آغاز ماہِ محرم سے ہوتا ہے اور اس ماہ کا شمار ان چار مہینوں میں ہوتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے روزِ اول ہی سے محترم و باعزت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مخصوص نظام کے تحت بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی۔ چنانچہ فرشتوں میں بعض فرشتوں کو فضیلت بخشی، انسانوں میں بعض کو انبیاء و رسول بنایا، مہینوں میں رمضان المبارک کو محترم ٹھہرایا، دنوں میں جمعہ کے دن کو فضیلت عطاء کی، راتوں میں شب قدر کو محترم ٹھہرایا، اسی طرح بارہ اسلامی مہینوں میں چار مہینوں کو معزز و محترم قرار دیا۔ ﴿إن عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهراً في كتٰب الله يوم خلق السموت والأرض منها أربعة حرم ذلك الدين القيم فلا تظلموا فيهن أنفسكم و قاتلوا المشركين كافة كما يقاتلونكم كافة واعلموا أن الله مع المتقين﴾ (التوبہ:۳۶) ترجمہ: ''مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے۔ اسی دن سے جب سے آسمان اور زمین کو اس نے پیدا کیا ہے، ان میں سے چار حرمت و ادب کے ہیں، یہی درست دین ہے، تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ''زمانہ گھوم گھام کر پھر اسی حالت پر آ گیا ہے جس حالت پر اس وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق فرمائی، سال بارہ مہینوں کا ہے، جن میں چار حرمت والے ہیں، تین پے درپے ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور چوتھا رجب جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہے۔'' (بخاری و مسلم)

چنانچہ اسلامی سال بارہ مہینوں پر مشتمل ہے۔ ان میں چار مہینے محترم ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان چار مہینوں میں خصوصیت کے ساتھ ہر قسم کی برائی، فتنہ و فساد اور لڑائی جھگڑے سے منع فرمایا ہے۔ عام مہینوں میں جو چیزیں حرام ہیں ان کا ارتکاب ان چار مہینوں میں زیادہ برا اور قبیح ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی ان مہینوں کا مکمل احترام ہوتا تھا۔ جنگیں بند ہو جاتی تھیں، لڑائی جھگڑے، قتل و غارت گری، فتنہ و فساد سے وہ باز آ جاتے تھے۔

ہر طرف امن و امان کا جھنڈا لہرانے لگتا تھا۔مگر موجودہ دور میں مسلمانوں نے جہاں کتاب وسنت کی عام تعلیمات کو فراموش کر دیا، اسی طرح ان مہینوں کی حرمت بھی ہماری نگاہوں سے اوجھل ہوگئی بلکہ ہم اسلامی تقویم اور اسلامی مہینوں سے بھی ناواقف ہیں۔ہماری اکثریت کو بھی اسلامی ماہ اور تاریخوں کا علم نہیں ہے۔پھر برائیوں کا ارتکاب اور لڑائی جھگڑا تو ہر وقت یکساں طور پر جاری رہتا ہے۔ہمیں خود اپنے آپ کو اور پھر اپنی نئی نسل کو اسلامی تقویم اور مہینوں سے متعارف کروانا چاہئے۔عیسوی انگریزی تاریخوں سے تو ہم واقف ہوتے ہیں لیکن ہجری تاریخوں سے ناواقف، بلکہ عیسوی سالِ نو کے آغاز پر ہم مبارکبادی اور خیر مقدمی کلمات کہنے سے گریز نہیں کرتے۔جبکہ اسلامی سالِ نو کے آغاز کا ہمیں علم تک نہیں ہوتا، افسوس! یہ غیر اسلامی شعور کا بیّن ثبوت ہی نہیں بلکہ اغیار کی مشابہت اختیار کرنے اور ان سے مرعوب ہونے کی کھلی دلیل ہے۔یہ ہمارا اسلامی فریضہ ہے کہ ہم خود اسلامی مہینوں کو معلوم کریں اور اپنی نئی نسل کو اسلامی سال اور مہینوں سے واقف کرائیں پھر ان عظمت والے اور محترم مہینوں کی قدر کریں۔بالخصوص ان مہینوں میں ہر قسم کے فتنہ وفساد، لڑائی اور جھگڑے سے اجتناب کیا کریں، ہاں! اگر ان مہینوں میں کفار ومشرکین آپ پر ٹوٹ پڑیں، جنگ میں پہل کریں تو ہمیں اپنا دفاع متحد و متفق ہو کر کرنا چاہئے پھر اللہ تعالیٰ ایسے مومنوں کا حامی وساتھی ہوگا، جو متقی و پرہیز گار ہیں۔

ان مہینوں کی حقیقی حرمت تو ہماری نگاہوں سے اوجھل ہوگئی۔اس کی جگہ ایسی بدعات اور خرافات نے لے لی ہے، جن کا دین وشریعت سے کوئی تعلق نہیں، ماہ محرم کی بے شمار بدعات وخرافات میں ایک بدعت نوحہ و ماتم بھی ہے۔ہندوستان، پاکستان اور جن ممالک میں شیعیت کا اثر تھا اور ہے وہاں نہ صرف اہلِ تشیع بلکہ اہلِ سنت کی اکثریت بھی ماہِ محرم کا استقبال رنج وغم سے کرتی ہے۔اس مہینہ میں زیب وزینت پر پابندی لگادی جاتی ہے۔شادی، بیاہ اور ہر طرح کی خوشی منانا ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔دسویں محرم کو حضرت حسینؓ کی شہادت کا دن مناتے ہوئے ان کی یاد میں باضابطہ طور پر نوحہ و ماتم کی مجلسیں منعقد کی جاتی ہیں۔لوگ جگہ جگہ اکٹھا ہو کر ایک ہی انداز اور طرز پر چہروں پر مارتے ہیں، سینہ کوبی کرتے ہیں، کپڑے پھاڑتے ہیں اور اپنے جسم کو لہولہان کرتے ہیں بلکہ مرد وخواتین کالے کپڑے زیب تن کر کے ماتمی جلوس نکالتے ہیں، جبکہ ہماری شریعت میں اس عمل کی اجازت تو درکنار اس کی ذرا برابر گنجائش بھی نہیں ہے، اس عمل سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے۔حدیث میں ہے: (**عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله ﷺ ليس منا من ضرب الخدود و شق الجيوب و دعا بدعوى الجاهلية**) (متفق علیہ) ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رخسار اور منہ کو پیٹے، گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی طرح چیخ وپکار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

لیکن کس قدر عجیب معاملہ ہے کہ جس دین کو ماننے کا دعویٰ کیا جاتا ہے اسی دین کی تعلیمات سے روگردانی ہماری پہچان بنتی جارہی ہے۔ کسی کی وفات پر یا شہادت پر رنج وغم کرنے، دکھ منانے کا طریقہ اور اس کی حدیں متعین کردی گئی ہیں۔ آنکھ سے آنسو بہائے جاسکتے ہیں، جس طرح نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ کی وفات پر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے تھی۔ جن کو دیکھ کر عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے آپؐ سے کہا: '' أنت یا رسـول الـلـه '' آپ بھی اے اللہ کے رسولؐ... رورہے ہیں؟ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ جواب میں آپؐ ارشاد فرماتے ہیں: (إنها رحمة) ''بے شک یہ رحمت کے آنسو ہیں۔'' (إن العین تدمع و القلب یحزن ولا نقول إلا ما یرضی ربنا و إنا بفراقک یا إبراهیم لمحزونون) (بخاری و مسلم) ترجمہ: ''بے شک آنکھ آنسو بہاتی ہے، دل غم کرتا ہے، ہم وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا پروردگار راضی ہوتا ہے، اور اے ابراہیم، بے شک ہم تیری جدائی پر غمزدہ ہیں۔'' ایک اور حدیث میں آپؐ فرماتے ہیں مومن عورتوں کیلئے جو اللہ اور آخرت پر ایمان لائی ہیں، میت پر تین دن سے زیادہ غم کرنے کی اجازت نہیں ہے، صرف وہ عورت جس کا شوہر انتقال کرگیا ہو، اس کو چار ماہ دس دن کی اجازت ہے۔ (بخاری و مسلم) بخاری و مسلم کی ایک اور روایت ہے جس میں آپؐ نے ماتم کرنے والوں سے اپنی برأت اور لاتعلقی کا اظہار فرمایا۔ آپؐ فرماتے ہیں: (إنا بریء ممن حلق وصلق و خرق) (متفق علیہ) ترجمہ: ''میں اس شخص سے اپنی برأت و لاتعلقی کا اظہار کرتا ہوں جو کسی مصیبت پر سر کے بال منڈھائے اور بلند آواز سے روئے اور کپڑے پھاڑے۔'' نیز بعض حدیثوں میں تو آپؐ نے نوحہ کرنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ (ابوداؤد)

خود حضرت حسینؓ جن کی محبت وعقیدت میں یہ لوگ نوحہ و ماتم کرتے ہیں سختی کے ساتھ اپنی شہادت اور موت پر رنج وغم اور سینہ کوبی کرنے سے منع فرمایا تھا۔ (تاریخ ابن خلدون) افسوس ہے جن کی محبت کا دعویٰ، ان ہی کی سراسر مخالفت؟ کیسی اندھی محبت ہے؟ کیسا بے بنیاد دعویٰ ہے؟ ہوش میں آنے کی ضرورت ہے، نوحہ و ماتم نہ شرعاً درست ہے اور نہ عقلاً، شرعی اعتبار سے اس کی ممانعت کا علم آپ کو ہوگیا، عقلی اعتبار سے بھی آپ دیکھیں، غور کریں، حضرت حسینؓ سے پہلے کتنے جلیل القدر صحابہ وصحابیات، کس قدر بے دردی کے ساتھ شہید کردیئے گئے۔ (رضی اللہ عنھم) ان میں حضرت سمیہؓ ہوں یا حضرت حمزہؓ، حضرت عمرؓ ہوں یا حضرت عثمانؓ، پھر نوحہ و ماتم کی اجازت ہوتی تو اس دنیا میں سب سے زیادہ مستحق کوئی ہستی ہوتی جن کی جدائی پر نوحہ و ماتم کیا جائے تو وہ آپ ﷺ کی ذات گرامی ہوتی، لیکن ایسا نہیں ہوا اور نہ ہوسکتا ہے۔ لہذا کسی بھی طرح یہ درست نہیں کہ ماہِ محرم کا استقبال رنج وغم سے کیا جائے اور اس میں نوحہ و ماتم کیا جائے۔ (بشکریہ: ماہنامہ ''صراط مستقیم'' برمنگھم)